9057-بدعتی کا مذاق اڑانا

سوال

مجھے علم ہے کہ سنت یا اسلام کے کسی جزء اور رکن کو مذاق اڑانے سے آدمی کافر ہوجاتا ہے، لیکن اگر انسان بدعتی شخص کے اعتقادات کا مذاق اڑائے تو کیا حکم ہے مثلا کوئی مرجی شخص یہ کہہ کرمذاق اڑائے کہ آپ کو نماز ادا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں نماز تو دل کی ہوتی ہے "لیکن وہ یہ سمجھ کر نماز ادا کرتا ہے کہ یہ تو ایک لطیفہ ہے تو یہ مرجیہ کی جانب سے مذاق ہے مجھے علم ہے یہ گناہ ہے لین لیکن کیا یہ کفر اکبر ہے کیونکہ یہ لطیفہ اسلام کے ایک رکن کو بنایا گیا ہے باوجود اس کے کہ یہ بدعتی کو کیا گیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

کافروں کو ان کے کفر میں اور بدعتیوں
کو ان کی بدعات میں مذاق کرنا مباح ہے، کیونکہ معصیت و نافرمانی اور فسق کی بنا پر
ان کو کوئی حرمت حاصل نہیں، انہوں نے اللہ تعالی اور دین کی حرمت کو پامال کیا ہے
لہذا ان کو بھی کوئی حرمت حاصل نہیں ہے.

لیکن مذاق کرنے والا اسے عادت ہی نہ
بنالے اور نہ ہی حق اور سنجیدگی سے باہر جائے، اور نہ ہی اس کی سنجیدگی پر مذاق
غالب ہو، جس سے ہم بچنے کا کہہ رہے ہیں اکثر لوگوں کی یہ عادت بن چکی ہے.

اور جب مذاق ہو تو وہ سنت کے مخالف
سے زبان کے ساتھ ہو نہ کہ مخالف کے ساتھ اس کی ہیئت اور لباس اور چال وغیرہ میں.

رہا یہ سوال کہ آیا یہ معصیت و
نافرمانی ہے ؟

صحیح یہ ہے کہ ایسا نہیں بلکہ بعض
اوقات ایسا کرنا جائز ہے، تو اس طرح یہ بالاولی کفر مخرج عن الملۃ نہیں ہوگا؛
کیونکہ ان کا حق کو ترک کرنا اور باطل کی پیروی کرنا اللہ کی حرمت کے ساتھ مذاق کے
مترادف ہے.

لالکائی رحمہ اللہ نے سلف رحمہ اللہ
سے اس میں بعض آثار سندا روایت کیے ہیں :

-اعمش ابراہیم سے بیان کرتے ہیں کہ :
بدعی شخص کی غیبت نہیں ہے.

-حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں :

تین اشخاص کی غیبت میں کوئی حرمت
نہیں جن میں ایک وہ بدعتی شخص شامل ہے جو بدعت میں غلو کرتا ہے.

-ہشام حسن رحمہ اللہ سے بیان کرتے
ہیں :

فاسق اور بدعتی جو اعلانیہ فسق کرتا
ہے کی کوئی غیبت نہیں.

حسن رحمہ اللہ کہتے ہیں :

بدعتیوں کی کوئی غیبت نہیں.

کثیر ابو سہل کہتے ہیں : اہل اھواء
اور خواہشات کی کو کوئی حرمت حاصل نہیں.

دیکھیں : اعتقاد اھل السنۃ (140/1
).

سائل نے جو مثال بیان کی ہے کہ : نماز
پڑھتے وقت اس کا کہنا : نماز کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ نماز تو دل کی ہوتی ہے"

یہ قول کفر نہیں کیونکہ ایسا کہنے
والا نماز کو استہزاء اور مذاق نہیں کر رہا، بلکہ اس کا قصد تو شریعت کے مخالف قول
کا استہزاء اور اس کو باطل کرنا ہے.

حاصل یہ ہوا کہ : بدعتیوں کے اقوال کا
استہزاء کرنا حرام اور کفر نہیں ہے.

لیکن ہم یہ پسند نہیں کرتے کہ بدعتی
فرقوں کا رد اور انکار استہزاء اور مذاق کے ساتھ کیا جائے، بلکہ ان کے ساتھ اچھے

اور بہتر انداز میں بحث و مناقشہ کیا جائے ، اور مناقشہ کرتے وقت آپ کی سوچ ان کی راہنمائی
اور حق کی طرف ہدایت ہو.

اللہ سبحانہ و تعالی نے موسی اور ھارون
علیہما السلام کو فرعون کی جانب بھیجتے ہوئے فرمایا تھا :

**.{تم دونوں اسے نرم لہجہ میں بات
کرنا شاید وہ نصیحت حاصل کرے یا ڈر جائے}** طہ (44).

واللہ اعلم .